رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۵

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ

فاروق قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸

نمبر ۲۶/۲۷	قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ رجب / ۲ شعبان ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۴/۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء	جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) ایام زیر اشاعت میں سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت کھانسی اور گلے کے خراش سے ناساز رہی۔ احباب دعاء صحت کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس وجود باجود کو صحت کامل عطا فرماوے۔ آمین۔

(۲) حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی تاحال ناساز ہے۔ دردِ دل سے دوست انکی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

(۳) مکرمی صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب آئی۔ ڈی۔ ایس ای۔ ایم۔ ڈی اڑھائی ماہ کی رخصت قادیان میں گذار کر بخیریت تمام ۱۰ اکتوبر کو واپس اپنی ڈیوٹی پر لنڈی کوتل تشریف لے گئے۔

(۴) ماہ شعبان المعظم کا چاند ۱۷ اکتوبر کو قادیان میں دیکھا گیا ہے۔

(۵) عزیزم منشی محمد عمر صاحب سلمہ اللہ کے گھر میں ۱۸ اکتوبر ۳۶ء اتوار کی شب کو لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ عمر دے اور زندگی بخشے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

امارت وہ نہیں بجلی گرے جس کی عمارت پر!

کوئی مسرور ہے کشمیر میں اپنی جسارت پر
کوئی منت کشِ ابلیس ہے فتنے جگانے میں
کوئی بیعت پکڑنے کے لئے خم ٹھونک کر آیا
مسلمانوں سے رشتہ توڑ کر کفار سے جوڑا
کہیں پھٹکار پڑتی ہے کہیں پھٹتی ہیں شلواریں
یہی بیعت ہے جس پر ناز تھا احراروالوں کو
خلافت ہی خدا کے ہاتھ میں ہے جسے دیدے
بنے پھرتے تھے لیڈر جو ہزاروں اور کروڑوں کے
سبب کیا ہے اسی کو حق تعالیٰ نے کچل ڈالا!
مہینٌ من اراد اہانتک الہام ربی ہے
نہ ڈالیں ہاتھ گیدڑ قادر مطلق کے شیروں پر

کوئی مغموم ہے لاہور میں اپنی حماقت پر
کوئی مغرور ہے اپنی جفا پرور عداوت پر
کوئی نازاں ہوا اسلام سے اپنی جہالت پر
یہ پروانے نہ کیوں قربان ہوں شمع وزارت پر
کہیں تیزاب برسا بام سے شیطاں کی امت پر
مبائع جھاڑتے ہیں جوتیاں صدر شریعت پر
امارت وہ نہیں بجلی گرے جس کی عمارت پر
وہ اب نوحہ کناں ہیں اپنی عبرتناک ذلت پر
کمربستہ ہوا جو بھی مسیحا کی اہانت پر
اسی خنجر کا سایہ ہے نبی کی پاک عزت پر
کہ کٹ جاتا ہے جو بھی ہاتھ پڑتا ہی دلیروں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

تنقیح بر رسالہ الوہیت مسیح!

(۳)

(از شیخ عبدالقادر احمدی لائل پور !!)

پادری صاحب کی پیش کردہ الوہیت مسیح کی دلیل اول میں سے اب باقی رہ گیا یہ کہ حضرت مسیحؑ کا دعویٰ تھا۔ کہ میں خداوند ہوں۔ چنانچہ اناجیل اربعہ نے اس دعویٰ کو دنیا کے سامنے ببانگ دہل پیش کیا یعنی حضرت مسیحؑ کو جابجا "خداوند" کے لفظ سے موسوم کیا گیا۔ اور مزید برآں رسائل حواریین میں بھی بارہا خداوند یسوع کے لئے یہی لفظ مستعمل ہوا۔ جس سے کہ یہ امر ایک اور ایک دو کی طرح بپایہ ثبوت پہنچ چکا۔ کہ ربنا المسیح خود آپ کو خداوند سمجھتے تھے۔ اور علاوہ بریں ان کے شاگرد بھی یہی سمجھے۔ لیکن قطع نظر اس کے اگر آپ حقیقتاً "خود خدا" نہ تھے۔ تو اناجیل اربعہ اور پھر رسائل حواریین میں آپ کے لئے لفظ "خداوند" کا استعمال چہ معنی دارد۔

یہ ہے وہ مفہوم پادری صاحب کی بوسیدہ دلیل الوہیت مسیح کا جو کہ انہوں نے خصوصاً ص ۱۵ تا ۱ اور عموماً اس رسالہ کے مختلف حصص میں از راہ تحدی پیش کیا۔ اب اس کا تردیدی جواب بالتفصیل ہدیہ قارئین کرام کیا جاتا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

الجواب۔ واضح ہو۔ کہ اگر ذرا بھی فکر و تدبر سے کام لیا جائے۔ تو پادری صاحب کا یہ آخری عذر جس کو کہ عذر لنگ کہنا بجا ہے۔ بالکل لغو اور بے بنیاد ٹھہرتا ہے۔ اور اس کی مضبوطی تار عنکبوت سے ہرگز زیادہ ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جیسا کہ میں ثابت کروں گا۔ اور قبل ازیں بھی بدلائل واضحہ ثابت کر چکا۔ کہ بے شک اناجیل اربعہ نے جناب یسوع کو جابجا خداوند کے لفظ سے موسوم کیا۔ لیکن ان کا حضرت مسیح کے لئے لفظ "خداوند" کا استعمال۔ علیٰ طریق المجاز ہے نہ کہ از راہ حقیقت پس جیسا کہ ہم قبل ازیں اقساط میں ثابت کر چکے۔ کہ آپ کی الوہیت علیٰ وجہ المجاز ہے۔ تو اب لا محالہ تسلیم ہذا کی الوہیت میں حضرت مسیح کے کئی شریک تسلیم کرنے پڑینگے۔ اور ان کو بھی حضرت مسیحؑ کی طرح تاج الوہیت سے مزین کر کے مسند الوہیت پر بٹھانا پڑے گا۔ لیکن نہیں نہیں یہاں تو بنئے کی طرح لینے کے اور بٹّے اور دینے کے اور ہیں۔ یعنی اگر تو حضرت مسیح کے لئے کوئی لفظ جس سے کہ شان الوہیت بطور مجاز ٹپکتی ہو۔ مستعمل ہو۔ تو ان کو تو جھٹ باری تعالیٰ کا رتبہ عطا کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب کسی دوسرے کو بھی انہی لفظوں سے یاد کیا گیا۔ تو بس کیا ہونا تھا۔ "نصاریٰ" کو سانپ سونگھ گیا۔ اور وہ بیچارہ کورے کا کورہ۔

اے عدل عدل پکارنے والو کچھ یہاں بھی
انصاف کیا ہوتا؟

آمدم برسر مطلب پادری صاحب کی متذکرۃ الصدر دلیل کا کچھ جواب پہلے ہدیہ ناظرین کر چکنے کے بعد اب اس دلیل پر تفصیلی نظر ڈالی جاتی ہے اور ثابت کیا جاتا ہے کہ لفظ خداوند کی وجہ تسمیہ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے کیا تھی۔ اور یہ لفظ کن معنوں میں آپ کے لئے استعمال میں لایا گیا۔

لفظ "خداوند" کی تشریح

یونانی کے دو لفظ ہیں۔ جن کا ترجمہ اردو بائیبل میں خدا کیا گیا ہے۔ پہلا لفظ "تھیواس" (θεος) ہے جو کہ عام معنے دیتا ہے۔ (یعنی اسم نکرہ ہے) اور یہ لفظ مجرد بغیر حرف تعریف کے الوہیت کے معنے ہرگز نہیں دیتا۔ (ہاں یہ امر دیگر ہے کہ بعض خاص صورتوں میں لفظ ہذا خدا کے معنوں میں بھی مستعمل ہو) لیکن اصل لفظ جو کہ محض خدائے باپ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ وہ لفظ اس لفظ سے قبل ایک آرٹیکل مثل (ο) کے زائد کرنے سے بنتا ہے۔ اس کو "ہو تھیواس" پڑھا جاتا ہے۔ اور مثل یونانی بول لکھا جاتا ہے۔ (ο θεος) یہ لفظ بمع حرف تعریف کے (τον θεος) محض مختص بذات الٰہی ہے۔ یعنی سوائے باپ کے کبھی دوسرے کے لئے مستعمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن برخلاف اس کے حضرت مسیح کے لئے ہر جگہ لفظ تھیواس بغیر حرف تعریف کے (θεος) مستعمل ہوا (حوالہ کے لئے دیکھو یوحنا ۱/۱-۳ یوحنا ۱۳/۱۲ تا ۱۴ وغیرہ) جو کہ مجازی معنی دیتا ہے جیسا کہ اعمال ۱۵/۲۲ میں ہیرودوس کو خدا یعنی تھیواس کہا۔ اور علیٰ ہذا القیاس پولوس رسول کو اعمال ۲۶/۶ میں فرشتوں کو اعمال ۱۰/۲۸ میں لفظ تھیوس سے موسوم کیا گیا۔

علاوہ ازیں میرے اس مدعا کی تائید بعض مستند اور ممتاز علمائے اہل تثلیث بھی کرتے ہیں۔ اور پھر طرفہ یہ کہ ان علمائے اہل تثلیث نے خود وہ آیات بھی پیش کی ہیں جن میں کہ لفظ تھیواس غیر اللہ کے لئے مستعمل ہوا۔ جیسا کہ ڈاکٹر فریڈرک تھلوسز لغت عہد جدید میں فرماتے ہیں۔ کہ ("لفظ تھیواس کے مجازاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ΘΕΟΣ خدا کے معنی ہیں۔ یعنی جو بھی با اختیار بحکم خدا عمل کرتا ہے (یعنے دوسرے لفظوں میں) وہ جو زمین پر خدا کا نائب ہے (اس کے لئے یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے) چنانچہ حاکموں اور قاضیوں کو بھی خدا (یعنی تھیوس) کہا ہے (یوحنا ۱۰/۳۴ معہ زبور ۸۲/۶ خروج ۲۲/۲۸ - ۹۷/۹ اور نیز فرشتوں اور بادشاہوں (کے لئے لفظ تھیوس) ملاحظہ ہو۔ کرنتھیوں ۱ ۸/۵ - خروج ۷/۱" علی ہذہ القیاس جے الیف ڈوھرڈ صاحب (جو کہ مروجہ تثلیث کے دشمن سادہ اس تثلیث سے ایک مختلف تثلیث کے قائل ہیں) اپنی کتاب "مسئلہ تثلیث ازروئے بائبل" (یہ کتاب ابطال الوہیت مسیح میں ہے) کے ص۵ میں یونانی کے یہی دو لفظ پیش کرتے ہیں۔ اور بروئے اناجیل متعدد مثالوں سے ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح کے لئے استعمال شدہ یونانی لفظ عام معنی رکھتا ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر جو لفظ خدائے باپ کے لئے خاص ہے۔ وہ حضرت مسیح کے لئے کبھی استعمال نہیں ہوا۔

پس حضرت مسیح علیہ السلام کو محض تھیواس کا لفظ (جس کا کہ عبرانی ترجمہ "الوہیم" ہے) خدا نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ یہ لفظ عام اور غیراللہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے لفظ ہوتھیواس بمعہ حرف تعریف کے (جو کہ محض خدائے باپ کے لئے خاص ہے) حضرت مسیح کے لئے کہیں بھی نہیں آیا۔ نہ تو اناجیل میں اور نہ ہی رسائل حواریین میں۔ الغرض حضرت مسیح کے لئے اس لفظ کا عدم استعمال شاہد ناطق ہے اس بات پر کہ حضرت مسیح اس طرح الٰہ ہیں۔ جس طرح کہ تمام راست باز۔

(زبور ۸۲/۶)

یونانی الفاظ تھیواس اور ہوتھیواس کی طرح عبرانی کے بھی دو لفظ ہیں۔ جن کا کہ ترجمہ اردو بائبل میں خدا کیا گیا ہے۔ پہلا لفظ یہواہ ہے۔ اور دوسرا ادون (لفظ ادون کا استعمال یونانی لفظ کیروم ΚΥΡΙΟΣ کی مانند عام ہے) اول الذکر لفظ تو محض خدائے باپ کے لئے مستعمل ہوتا ہے (اور یہ لفظ حضرت مسیح کے لئے آ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کے معنی ہیں وہ خدائے "قادر مطلق" لیکن حضرت مسیح علیہ السلام نے صفت ہذا کو قبول نہیں کیا (یوحنا ۵/۳۰) اس لئے آپ کسی صورت میں بھی یہواہ کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے)

چنانچہ ساری بائبل چھان مارو کہیں بھی یہواہ کا لفظ خدائے باپ کے سوا کسی غیر کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ جیسا کہ خود بائبل بھی ہمارے اس مدعا کی مؤید ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "وے جانیں کہ تو ہی اکیلا ہے جس کا نام یہواہ ہے اور ساری زمین پر بلند و بالا ہے (زبور ۸۳/۱۸) (اس کے علاوہ ملاحظہ ہوں۔ حوالہ جات جن میں کہ خدائے باپ کو یہواہ کہا گیا۔ زبور ۵۰/۱ - خروج ۶/۳ کا حاشیہ۔ خروج ۶/۳ - زبور ۶۸/۴) لیکن موخرالذکر لفظ (جس کا ترجمہ انگریزی میں Lord جیسے عام لفظ سے کیا جاتا ہے۔) نہایت عام معنی رکھتے ہیں جیسا کہ یہ لفظ آقا کے لئے متی ۱۲/۸ - ۱۸/۲۶ (۲) قابض کے لئے متی ۳۰/۸ (۳) بادشاہ کے لئے اعمال ۲۵/۲۶ (۴) پیلاطوس حاکم کے لئے متی ۸/۲۲،۶۳ (۵) فرشتوں کے لئے۔ اعمال ۱۰/۴ (وغیرہ) الوہیت کے معنے دیئے بغیر استعمال ہوا۔ چنانچہ یہی لفظ جو کہ عام ہے حضرت مسیح کے لئے مستعمل ہوتا ہے ملاحظہ ہوں حوالہ جات ذیل۔

یوحنا ۱۳/۱۳،۱۴ - متی ۲۵/۱۱ و ۲۵/۲۲ - رومیوں ۱۴/۱۰ - کرنتھیوں ۱ ۸/۵و۶ وغیرہ۔ پس ہمارا دعوے ہے۔ کہ حضرت مسیح کے لئے کہیں بھی لفظ یہواہ یا لفظ ہوتھیواس استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ آپ کے لئے اگر کوئی لفظ استعمال ہوا۔ تو وہی مجرد تھیواس یا ادون ہے (جن کو کہ الوہیت سے کوئی علاقہ نہیں) اور ان میں کئی شریک ہیں حتے کہ ہر خادم اپنے آقا کو اور ہر شاگرد اپنے استاد کو علی ہذا القیاس ہر عورت اپنے شوہر کو ان الفاظ سے خطاب کرسکتی ہے۔ ملاحظہ ہو متی ۲۸/۲۶ - اعمال ۲۵/۲۶ پیدائش

لفظ "خدا" اور "خداوند" میں فرق

اناجیل کا مطالعہ بنظر عمیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ خدا اور خداوند میں فرق ہے یعنے لفظ خدا تو صرف خدائے باپ یعنی یہواہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن لفظ خداوند عام معنے دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو اعمال ۱/۳۴،۳۰ متی ۸/۲۲،۶۳ متی ۲۵/۲۲ وغیرہ۔ (بے شک مروجہ اناجیل کے تراجم میں اس بات کا کوئی خاص اہتمام نہیں رکھا گیا۔ کہ لفظ خدا اور خداوند کے استعمال کرنے میں فرق کیا جائے۔ لیکن تاہم یہ فرق ہمیں اناجیل کی بعض آیات میں اور عبرانی اور یونانی الفاظوں میں بخوبی نظر آسکتا ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں بھی ثابت کیا جاچکا ہے) چنانچہ اس کا مزید ثبوت کہ لفظ خدا اور خداوند میں فرق ہے۔ پولوس رسول کے حسب ذیل اقوال ہیں۔ لکھا ہے۔ (ا) "وہ خدا کا جو اکیلا مالک ہے اور ہمارے خداوند کا اظہار کرتے ہیں"۔ یہوداہ ۱/۴ (ب) خداوند ایک ہے۔ (یعنی مسیح) اور تاثیریں طرح طرح کی ہیں پر خدا ایک ہی ہے" کرنتھیوں ۱ ۱۲/۸ (ج) "ایک خداوند (یعنی مسیح) ہے۔ لیکن ایک خدا ہے جو سب کا باپ سب کے اوپر اور درمیان ہے" افیوں ۴/۵ (د) "خدا اور ہمارے خداوند یسوع کی پہچان سے فضل اور سلامتی تمہارے لئے زیادہ ہوتی جاوے"۔ پطرس ۲ ۱/۲ (ر) "یعقوب۔ جو کہ خدا اور خداوند کا بندہ ہے"۔ یعقوب ۱/۱ (س) "اس خدائے واحد کا ہمارے خداوند یسوع کے ذریعہ اختیار ظاہر ہو"۔ یہوداہ ۱/۲۵ (ص) خدائے باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اقرار کرے۔ کہ یسوع مسیح خداوند ہے"۔ فلپیوں ۲/۱۱ (ع) "اگرچہ آسمان اور زمین میں بہت سے خداوند کہلاتے ہیں۔ چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں۔ مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے نزدیک تو ایک خدا ہے۔ یعنی باپ۔ اور ایک ہی خداوند ہے یعنی یسوع مسیح" (کرنتھیوں ۱ ۸/۶-۵ وغیرہ (۴) اس کے علاوہ ملاحظہ ہوں اسی قسم کے حوالہ جات پطرس ۲ ۱/۱۱ و ۲/۲۰ و ۲/۲ و ۳/۸ کرنتھیوں ۱ ۱/۲۲ تمطاؤس ۱ ۵/۴ تلیوں ۲/۱۱۔ کرنتھیوں ۲ ۱۲/۳ لوقا ۶/۴۶ متی ۲۳/۱۰-۸

پولوس رسول کے محولہ بالا مفید اقوال سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ لفظ خدا ایک علیحدہ لفظ ہے۔ جو کہ صرف مختص بذات الٰہی ہے۔ لیکن خداوند کا لفظ عام ہے۔ چنانچہ خود پولوس رسول ہی کہتا ہے کہ لاریب "دنیا نے آسمان اور زمین میں بہت سے جھوٹے خداوند بنا رکھے ہیں۔ لیکن ہمارا خدا ایک ہی ہے یعنی باپ اور اس خدائے یہواہ سے غیر علاقہ ایک اور ہستی ہے۔ جس کو ہم خداوند یعنی مسیح پکارتے ہیں۔" گویا کہ قول ہذا سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خداوند مسیح خدائے باپ سے الوہیت میں الگ ہے۔ کیونکہ وہ خدا اور یہ خداوند۔ لیکن قطع نظر اس کے اگر خداوند مسیح بھی خدائے یہواہ کی طرح خود خدا ہوتے تو (اول) محولہ آیات میں جہاں کہ حضرت کے لئے خداوند کا لفظ آیا ہے۔ تو اس کا اصل عبرانی لفظ ادون یا الوہیم کی بجائے یہواہ ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ یہ الفاظ جیسا کہ میں ثابت کر چکا ہوں۔ عام ہیں۔ لیکن حضرت مسیح کے لئے یہاں تو کیا۔ قریباً ہر جگہ یہی الفاظ مستعمل ہوئے۔ ملاحظہ ہو متی ۱۲/۸ و ۲۰/۸۔ اعمال ۲۵/۲۶ متی ۲۵/۱۱ و ۲۵/۲۲ و ۸/۶۲ و ۶/۳۳ وغیرہ۔

دوئم۔ بایں صورت پولوس رسول کو بجائے خداوند مسیح کو خدائے باپ سے علیحدہ ہستی قرار دینے کے جیسا کہ لکھا ہے (ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے لیکن یسوع خداوند ہے۔" یہواہ ۱/۴ کرنتھیوں ۱ ۸/۶) یوں کہنا چاہیئے تھا۔ "کہ ہمارا ایک ہی خدا ہے یعنی باپ بیٹا اور روح القدس"۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی اور ہے۔ کہ پولوس رسول باپ کو واحد و یکتا خدا لکھتا ہے۔ اور مسیح کو اس سے الگ کرکے خداوند کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ جو کہ شاہد ناطق ہے اس بات پر کہ لفظ خدا اور خداوند ایک ہی مفہوم نہیں رکھتے۔ بلکہ یہ دو مختلف لفظ ہیں جن میں سے کہ اول لفظ مجازی اور دوسرا حقیقی معنی دیتا ہے۔

علاوہ ازیں اس بات کا مزید ثبوت کہ لفظ خدا اور خداوند میں فرق ہے یہ ہے کہ اناجیل میں متعدد مقامات میں جہاں کہ حضرت مسیح کے لئے ترجمہ کی غلطی کی وجہ سے خدا کا لفظ آیا ہے۔ تو حاشیہ آیت میں اس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ یعنی لفظ خدا کی بجائے لفظ خداوند پڑھنے کی تلقین کی گئی۔ چنانچہ ملاحظہ ہوں حوالہ جات ذیل جن کے کہ حاشیوں میں لفظ خدا کے بدلی لفظ خداوند مندرج ہے۔ اعمال ۱۲/۲۳ و ۳۱/۴۸ و ۲۸/۲۰ انجیل مطبوعہ ۱۹۰۸ء

لیکن اس میں کلام نہیں۔ کہ علاوہ ان مقامات کے جہاں کہ حضرت مسیح کے لئے مستعمل لفظ خدا کی اصلاح کر دی گئی۔ ابھی تک کئی جگہ لفظ خدا بحال نظر آتا ہے۔ حالانکہ اگر تحقیق کی جائے۔ تو اصل عبرانی یا یونانی الفاظ اجازت نہیں دیتے کہ خداوند کی بجائے خدا کا لفظ ترجمہ اناجیل میں قائم رکھا جائے۔ چنانچہ نصاریٰ کے سرکردہ علمائے اہل تثلیث نے خود اقبال کیا ہے۔ کہ اناجیل کے بعض مقامات میں حضرت مسیح کے لئے لفظ خدا کی بجائے خداوند چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے خود وہ آیات بھی پیش کیں۔ جن میں کہ اصل نسخوں کے مطابق لفظ خدا کی جگہ لفظ خداوند ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں کے سرکردہ پادری عماد الدین صاحب مرحوم اپنی کتاب "تحقیق الایمان" میں اناجیل کے اس ترجمہ کی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے مثال کے طور پر اعمال ۲۰/۲۸ "خدا کی کلیسیا کو جسے اس نے اپنے لہو سے مول لیا چراؤ" پیش کرتے ہیں۔ اور پھر اسی پر لکھتے ہیں کہ اس جگہ "لفظ خدا کی بجائے خداوند پڑھو" اور اسی طرح آپ تفسیر اعمال رسل کے صفحہ ۱۵ پر تسطیر فرماتے ہیں۔ "خدا کی کلیسیا الخ کی جگہ بعضے نسخوں میں خداوند کی کلیسیا لکھا ہے۔ اور یہ نسخے بعضے وہ ہیں۔ جو کہ سب سے قدیم ہیں۔" علی ہذہ القیاس بکر سٹھ صاحب راک آف ایجنسر باب پنجم صفحہ ۳ میں اس آیت کے متعلق وہی خیال ظاہر کرتے ہیں۔ جو کہ پادری صاحب موصوف نے اپنی تفسیر میں لکھا۔ مزید برآں "ریوائزڈ ورشن" (یہ وہی نسخہ ہے جس کے کہ تحت میں پادری صاحب موصوف نے مذکرہ الفاظ اپنی تفسیر میں لکھے") میں زیر آیت ہذا کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ "یہاں بجائے خدا کے لفظ کے خداوند پڑھو"۔

نوٹ۔ ابھی تک یہ اصلاح اردو نسخوں میں نہیں کی گئی۔

اس کے علاوہ ملاحظہ ہوں دیگر آیات جن میں کہ لفظ خدا کا استعمال حضرت مسیح کے لئے سراسر غلط ہے۔ (۲) پطرس کہتا ہے "میری طرف سے جو یسوع مسیح کا بندہ اور رسول ہے۔ ان کو جنہوں نے ہمارے خدا اور بچانے والے یسوع مسیح کی راستبازی سے ہمارا قیمتی ایمان پایا۔ پطرس ۲ ۱/۱ یہ آیت مشہور اور قدیم اور مستند نسخہ "کوڈکس میناٹیکس" میں یوں ہے "..... ہمارے خداوند اور بچانے والے یسوع مسیح الخ" گویا کہ قدیم نسخہ ہذا موجودہ خط پطرس کے ترجمہ سے اختلاف رکھتا ہے۔ اور لفظ خدا کی بجائے خداوند کا لفظ پیش کرتا ہے۔ ماسوا اس کے مزید ثبوت کہ مذکورہ آیت میں لفظ خدا کی بجائے خداوند ہے یہ کہ خود پطرس اس خط کو یوں ختم کرتا ہے "ہمارے خداوند اور بچانے والے یسوع مسیح کے فضل اور پہچان میں بڑھتے جاؤ۔" (پطرس کا آخر) پس اب ہر ایک بشرطیکہ وہ کوتاہ اندیش نہ ہو سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس طرح یہ خط "ہمارے خداوند اور بچانے والے یسوع مسیح کے نام سے" ختم ہوا اسی طرح شروع کیا گیا تھا۔ لیکن برخلاف اس کے مروجہ اناجیل میں غلطی کتابت کی وجہ سے شروع میں لفظ خداوند کی بجائے خدا لکھ دیا گیا۔ جو کہ کاتب کی غلطی ہے۔ اور نقل نویس کا قلم باطل ہے۔" (یرمیاہ ۸/۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے علاوہ خود پطرس حواری کا محاورہ دلالت کرتا ہے۔ کہ آیت متذکرۃ الصدر میں۔ لفظ خداوند ہے نہ کہ خدا۔ چنانچہ پطرس اس چھوٹے سے خط میں۔ جناب یسوع کے لئے متعدد بار آیت متنازعہ فیہ سے بالکل مشابہ الفاظ (یعنی "ہمارے خداوند اور بچانیوالے یسوع مسیح") استعمال کرتا ہے (دیکھو پطرس ۲ ۱/۱۱ و ۲/۲۰ و ۳/۲ و ۳/۱۸) جو کہ شاہد ناطق ہے اس بات پر کہ پطرس نے شروع خط میں بھی مسیح کو یہی لقب دیا جو کہ متذکرہ نسخہ میں بالفاظ "خداوند" محفوظ ہے لیکن بوجہ سہو کاتب مروجہ خط پطرس میں خدا لکھ دیا گیا۔ چنانچہ اس کا زبردست ثبوت آیت ہذا سے دوسری آیت ہے جس میں کہ لکھا ہے "خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی پہچان ..... زیادہ ہوتی جاوے۔ گویا کہ صاف ظاہر ہے۔ کہ مسیح کے لئے خداوند اور خدائے باپ کے لئے خدا کا لقب قبول کر کے مسیح اور باپ میں امتیاز کرتے ہوئے ثابت کر دیا کہ جس طرح دوسری آیت میں مسیح کو خداوند کہا گیا۔ اسی طرح پہلی آیت میں بھی ہے۔ اور پھر اگر اس آیت کا متن غلط بھی نہ تسلیم کیا جائے۔ تو بھی مفہوم صاف ہے۔ یعنی آیت مذکورہ میں خدائے باپ کو خدا کہا ہے نہ کہ مسیح کو۔ اور مسیح کو صرف بچانے والا کے الفاظ سے پکارا گیا۔ چنانچہ دیکھو "ریوائزڈ ورشن" اور اس کا حاشیہ۔

(۳) تیسری آیت جس میں کہ حضرت مسیح کو خدا کہا ہے حسب ذیل ہے "اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں۔" (ططس ۲/۱۳) یہ آیت پرانی اناجیل میں یوں ہے "اور اسی مبارک امید یعنی بزرگ خدا۔ اور اپنے بچانے والے یسوع مسیح کے ظہور جلیل کا انتظار کریں" اب صاف ظاہر ہے۔ کہ آیت ہذا میں دو علیحدہ علیحدہ لقب ہیں۔ ایک خدائے باپ کے لئے اور دوسرا مسیح کے لئے۔ چنانچہ خدائے باپ کو تو مبارک امید یعنی بزرگ خدا کہا ہے۔ اور حضرت مسیح کو اپنے بچانے والے" پس ان دونوں لقبوں کو ایک ہستی قرار دینا زبردست غلطی ہے۔

(۴) یوحنا ۱ ۵/۲۰ میں لکھا ہے "ہم اس میں جو حق ہے۔ رہتے ہیں۔ یعنی مسیح میں جو اس کا بیٹا ہے خدائے برحق اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہے۔ اے میرے بچو بتوں کو آپ سے بچائے رکھو" اس مروجہ ترجمہ کے خلاف مشہور تثلیثی عالم ڈاکٹر لوگ اپنی تفسیر خطوط یوحنا میں صحیح ترجمہ ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں "ہم اس میں جو حق ہے اس کے بیٹے یسوع مسیح میں ہو کر رہتے ہیں۔ خدائے برحق اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہے۔ اے میرے بچو تم بتوں سے آپ کو بچائے رکھو" پس اب صاف ہو گیا۔ کہ خدائے برحق خدائے باپ کو کہا ہے نہ کہ مسیح کو۔ چنانچہ اس کی تائید فاضل اجل علامہ عصر ڈاکٹر وینر اپنی گرامر دفعہ ۲۳ میں کرتے ہیں۔ جیسا کہ لکھتے ہیں "یوحنا ۱ ۵/۲۰ میں "خدائے برحق یہی ہے" کی ضمیر خدا سے علاقہ رکھتی ہے نہ کہ مسیح سے جو عین قبل آیا ہے۔ جیسا کہ پرانے فقیہوں نے بہ لحاظ تائید مسائل تسلیم کیا ہے۔ کیونکہ اول تو خدائے برحق بلا استثنا باپ کا خطاب آیا ہے (ملاحظہ ہو یوحنا ۱۷/۳ تھسلو ۱ ۱/۹ وغیرہ ناقل) دوئم اس کے بعد ہی بت پرستی سے تنبیہ کی گئی ہے۔ اور خدائے برحق ہمیشہ بتوں کی ضد میں مستعمل ہوتا ہے" گویا کہ روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ آیت محولہ میں "خدائے برحق یہی ہے" کا مرجع حضرت مسیح کو قرار دینا سخت غلطی ہے۔

نوٹ۔ اس کے علاوہ ملاحظہ ہوں۔ کچھ آیات (جن کا ترجمہ غلط کیا گیا ہے یعنی بجائے خداوند کے خدا لکھ دیا گیا)

ان کی تفصیل بخوف طوالت چھوڑی جاتی ہے۔

یوحنا ۲۰/۲۹ مکاشفہ ۱/۱-۸-۱۷-۱۸ و ۲۱/۲۲ تمسط ۱ ۳/۱۶ وغیرہ وغیرہ

القصہ یہ امر بدلائل واضحہ بپایہ ثبوت پہنچ چکا کہ اناجیل میں حضرت مسیح کو ہر جگہ خداوند کے لفظ سے ہی پکارا گیا۔ اور جس جس جگہ آپ کے لئے خدا کا لفظ بھی استعمال ہوا۔ تو وہ یا تو سہو کاتب ہے۔ یا پھر یونانی یا عبرانی الفاظ کے ترجمہ میں غلطی کا نتیجہ ہے۔ پس حضرت مسیح کے لئے لفظ خداوند کا استعمال اور لفظ خدا کا عدم استعمال بزعم پادری صاحب آپ کو خدا تو کیا بنائیگا بلکہ برخلاف اس کے آپ کی الوہیت کو پاش پاش کئے دیتا ہے۔ کیونکہ محض لفظ خداوند سے الوہیت کا استنباط بروئے اناجیل زبردست غلطی ہے چنانچہ اس کا مزید ثبوت یہ کہ اسی بائیبل میں غیر اللہ کو بھی بلفظ خداوند بارہا پکارا گیا۔ لیکن ان کو کوئی عیسائی خدا تو در کنار نیک کہنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ ملاحظہ ہوں حوالہ جات ذیل جن میں کہ غیر اللہ کو خداوند کہا گیا۔ زبور ۸۲/۶ پیدائش ۴۵/۹ و ۴۴/۵-۸ و ۴۲/۱۱ و ۴۴/۱۵و۱۶و۱۷ و ۱۸/۳-۸ و ۱۹/۲ و ۲۳/۵ و ۱۵/۱۱ و ۱۸/۱۲ و ۲۷/۳۷ و ۳۱/۳۵ و ۳۲/۱۸ و ۴۲/۱۰ و ۴۰/۷ و ۴۵/۹۔ حضرت یوسف کہتے ہیں۔ خدا نے مجھے فرعون کے سارے گھر کا خداوند بنایا۔ پیدائش ۴۵/۹ خروج ۷/۱ و ۱۱/۲۸ وغیرہ وغیرہ) پس نتیجۃً لفظ خداوند سے حضرت مسیح کی الوہیت مستنبط کرنا پرلے درجہ کی جہالت اور اناجیل سے عدم علم کا واضح ثبوت ہے۔ کیونکہ اگر غور کیا جائے تو اصالتاً لفظ ہذا حضرت مسیح کا انجیلی لقب ہے جس کے معنی مالک۔ استاد یا رہنماء کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔ چنانچہ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ پرانی انجیل متی میں حضرت مسیح کا ایک قول ان الفاظ میں مندرج ہے۔ کہ "ابن آدم سب کا مالک ہے (متی ۱۲/۸) لیکن موجودہ انجیل متی کی آیت ہذا میں مالک کا لفظ اڑا کر خداوند کر دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح یوحنا باب ۱۳ کی تیرھویں۔ چودھویں آیت میں جس لفظ کا ترجمہ حضرت مسیح کے لئے خداوند کیا ہے وہی لفظ (یعنی لفظ کیرِوم "KYPLV") ۱۶ آیت میں آتا ہے۔ لیکن وہاں اس کا ترجمہ مالک کیا گیا۔ سو یہ دو مثالیں شاہد ناطق ہیں اس بات پر کہ اناجیل میں حضرت مسیح کے لئے استعمال شدہ لفظ خداوند، مالک، رہنماء یا استاد کے مترادف ہے۔ اس لئے اس ثبوت واضح سے پادری صاحب کی یہ دلیل بھی ھبآء منثورا کی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُڑ گئی۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح محض خداوند کے لفظ سے موسوم ہونے سے ہرگز الوہیت کے حقدار نہیں بن سکتے۔

پس میں بالآخر پادری صاحب سے اپیل کروں گا۔ کہ آپ سوچیں اور سمجھیں اور فکر و تدبّر سے کام لیتے ہوئے ان دلائل قطعیہ۔ یقینیہ پر غور کر کے اس حقیقت صادقہ پر ایمان لائیں۔ کیونکہ اسی میں آپ کی بہتری اور بہبودی مضمر ہے۔ ففھم و تدبّر ولا تکن من الغافلین ؛؛ (باقی دارد)

پیغامی مشن

احمدی کہلا کر حضرت نبی کریمؐ کی ہتک مت کرو

حضرت مسیح موعودؑ کو غیر نبی بنانے کے لئے منکران نبوت نے بہت زور مارا ہے۔ مگر میں ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ان کا ایسا کرنا نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ پر اپنے دلی بغض و عداوت کا اظہار کرنا ہے۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلعم کی ہی نبوت سے انکار کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے زبردست اور زور آور دلیل اپنی نبوت کے ثبوت میں آیت صریح وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کو لیا ہے۔ اور خطبہ الہامیہ۔ تحفہ گولڑویہ و حقیقت الوحی۔ نزول المسیح" میں بہت ہی زبردست دلائل سے ثابت کیا ہے۔ کہ منہم کا لفظ صحابہ کی طرف ہے۔ اور پھر یہ منہم کا لفظ متحقق نہیں ہو سکتا۔ جب تک آخری زمانہ میں ایک نبی نہ ہو۔ جو روحانی حقیقت کی رو سے "گویا نبی کریم صلعم ہی خود ہوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔۔۔" حقیقۃ الوحی ص۶۷

پس جو شخص آیۃ کریمہ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کی حقیقت کو سمجھ لے گا۔ تو اس کے لئے مسیح موعودؑ کا نبی اور رسول ہونا ہرگز مشتبہ نہیں رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت جگہ صاف صاف لکھا ہے۔ بلکہ بڑے زور سے ثابت کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ ایک بعث خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود پر موقوف تھا۔ مگر دوسرا بعث حضرت مسیح موعودؑ پر موقوف ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں

"ہر ایک نبی کا ایک بعث ہے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ اور مہدی معہود اور مسیح موعودؑ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعث دوم موقوف ہے۔"

پھر فرمایا۔

"یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا۔ ویسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہو گا۔"

پس جبکہ مسیح موعودؑ نبی کریم کی دوسری بعث کے مورد ہیں۔ اور آپ کی جماعت بغیر کسی فرق ایک ذرہ کے خاص نبی کریم کی ہی فیض یافتہ ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعودؑ کا نبی اللہ اور رسول اللہ ہونا متحقق ہے۔

پس اے مسیح کو خدا کا نبی نہ یقین کرنے والو! خدارا سوچو۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بغیر فرق ایک ذرہ کے روحانی حقیقت کی رو سے خود محمد رسول اللہ صلعم ہی ہیں۔ تو ایک منٹ کے لئے بھی حضرت نبی کریم کو غیر نبی مقرر کرنا اور آپ سے نبوت کو منفک شدہ ماننا ایک صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اگر حضرت مسیح موعودؑ نبی کریم کی بعث ثانی کے مورد ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ اور اگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی ہیں۔ اور آپ کی نبوت کا دامن قیامت تک وسیع ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو یقیناً مسیح موعودؑ کا نبی اور رسول ہونا بھی متحقق ہے۔ منکران نبوت کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کو حقیقی معنوں میں نبی ماننے سے حضرت نبی کریم صلعم کی ہتک لازم آتی ہے۔ مگر میں علی وجہ البصیرۃ کہتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کو حقیقی معنوں میں نبی اللہ اور رسول اللہ نہ ماننا صریح طور سے کفر کا ارتکاب کرنا ہے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک خطرناک حملہ کرنا ہے۔ کیونکہ خطبہ الہامیہ میں مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔

"اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعودؑ کی بروزی صورت اختیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرکے چھٹے ہزار کے آخیر میں مبعوث ہوئے۔۔۔۔۔پس جس نے ان سے انکار کیا۔ اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہی کہ **آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت** چھٹے ہزار کے آخیر میں یعنی **ان دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقوی اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے"**

پس ان صریح حوالجات کے ہوتے ہوئے منکران نبوت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کہنا کہ مسیح موعودؑ ہرگز نبی اللہ نہ تھے۔ اور نہ ہی وہ ایمان کی چوتھی شرط رسلہٖ میں داخل ہیں۔ ایک خطرناک گناہ کا ارتکاب کرنا ہے جو کہ سخت قابل مواخذہ ہے۔ کیا اے منکران نبوت مسیح موعودؑ تم میں سے اسلامی حمیت اُٹھ گئی۔ اور کیا محمد رسول اللہؐ کی نبوت پر ایمان نہیں رہا۔ اگر تم میں محمد رسول اللہ صلعم پر کچھ بھی ایمان ہے۔ اور آپؐ کی نبوت قیامت تک غیر منفک شدہ سمجھتے ہو۔ تو مسیح موعودؑ کو جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروزی لباس میں ہے ہرگز غیر نبی نہ کہو۔ اور خود ایک کفر اپنے ہاتھوں سے مت خریدو۔

تم مسلمانوں کے بچے ہو۔ تم نے قرآن کو خدا کا کلام مانا ہے۔ تم نے حضرت نبی کریم صلعم کو افضل الانبیاء نبی تسلیم کیا ہے۔ پھر اگر تمہارے ہی ہاتھوں سے نبی کریم صلعم کی یہ عزت ہو۔ جو تم اس کو آج غیر نبی قرار دے رہے ہو۔ تو تمہارے لئے شرم کا مقام ہے وہ نبی جو آج سے ۔۔ ۱۳۰۰ سال پہلے عرب کی مبارک زمین میں مبعوث ہو چکا ہے۔ وہی نبی مسیح موعودؑ کی بروزی صورت اختیار کرکے **ویسا ہی** مبعوث ہوتا ہے **جیسا کہ پہلے** مبعوث ہوا تھا۔ اس کو تم لوگ غیر نبی کہتے ہو۔ آؤ خدا سے ڈر جاؤ۔ پس اے مسلمانوں کی اولاد۔ خدارا اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے منکر مت ہو۔ تم سے کلمہ طیبہ **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کئی دفعہ پڑھوایا جا چکا ہے۔ "تاتم کسی وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے منکر نہ ہو جانا۔ یہ ایسا نہ سمجھنا۔ کہ گویا کسی ایک منٹ کے لئے بھی محمد رسول اللہ رسول اللہ نہیں رہے۔ پھر سوچو۔ کہ اگر محمد رسول اللہؐ پہلی بعثت میں نبی اللہ اور رسول اللہ تھے۔ تو دوسری بعثت جو اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہوتی ہے وہی محمد رسول اللہؐ کیوں نبی اور رسول نہیں رہا۔ **وہ نبی اور رسول** ہے اور یقیناً ہے۔ پس تم محمد رسول اللہ صلعم کے ظل اتم اور بروز اکمل مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی کہکر۔ درحقیقت اپنے کفر پر آپ ہی مُہر لگاتے ہو۔ اگر تم میں کچھ ایمان ہے۔ اگر تم محمد رسول اللہ صلعم کو رسول اللہ اور نبی اللہ واقعی اور حقیقی معنوں میں سمجھتے ہو۔ تو دیکھو مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی نہ کہو۔ اس سے مسیح موعودؑ کی ہتک نہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک لازم آئے گی۔ کیونکہ مسیح موعودؑ وہ آئینہ ہے۔ جس میں محمدیؐ نبوت اور محمدیؐ شکل کا کامل انعکاس ہے۔ دیکھو خدا کا مسیح فرماتا ہے۔

"اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا۔ پس میں وہی مظہر ہوں۔ پس ایمان لا۔ اور کافروں سے مت ہو" (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱)

پس یا تو مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اور نور کا کامل مظہر مانتے ہوئے نبی اللہ اور رسول اللہ مان لو۔ یا کافروں کے گروہ میں اپنے آپ کو شمار کر لو۔ اور اس کے سوا اور کوئی راہ نہیں۔

عازمین حجاز کے لئے مفید معلومات

حج بیت اللہ کا عزم کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیئے۔

پاسپورٹ } جو روانگی سے پہلے حاکم ضلع سے بغیر کسی معاوضہ کے حاصل کر لینا چاہیئے۔ بندرگاہ پر پہنچ کر بھی مبلغ تین روپیہ فیس ادا کرنے پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ٹیکہ } ہیضہ اور چیچک کا ٹیکہ کرانا بھی ہر حاجی پر ضروری ہے۔ اگر اپنے گھر سے لگوا کر روانہ ہو۔ تو سول سرجن یا میونسپل ہیلتھ افسر سے تصدیق کا سارٹیفکیٹ لے لینا چاہیئے۔ بندرگاہ پر بھی بغیر کسی معاوضہ کے ٹیکے کرائے جا سکتے ہیں۔

حج کمیٹیاں } ہر بندرگاہ پر حج کمیٹیاں قائم ہیں۔ وہاں پہنچ کر تمام ضروری امور دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

جہاز کا ٹکٹ } تیسرے درجہ کے مسافروں کو واپسی ٹکٹ لینا ضروری ہے۔ درجہ اول و دوم کے مسافر یک طرفہ بھی لے سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کی میعاد اٹھارہ ماہ تک ہے۔ ایک سال سے زائد عمر کے بچہ کی سالم ٹکٹ ہوگی۔

سامان } ہر حاجی ۸۲ پونڈ (دو من) وزن سامان ایک ٹکٹ میں ساتھ لے جا سکتا ہے۔ معمولی سامان ساتھ رکھنا چاہیئے۔ غیر ضروری جہاز پر علیحدہ رکھوایا جاتا ہے

کرایہ جہاز } جو مع خرچ خوراک ہوگا۔ نیز اس میں فیس قرنطیہ و کرایہ کشتی جدہ وغیرہ شامل ہے حسب ذیل ہے۔

	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
کراچی	۶۰۴-۴-۰	۴۲۹-۴-۰	۱۷۴-۴-۰
بمبئی	۶۲۸-۴-۰	۴۵۳-۴-۰	۱۸۰-۴-۰
کلکتہ	۷۰۲-۴-۰	۵۲۷-۴-۰	۲۳۳-۴-۰

مفصل معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ سے چھپا ہوا ٹریکٹ مفت طلب کریں۔

میسرز ٹرنر مارسین اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بینک اسٹریٹ بمبئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا جلسہ تقسیم انعامات

جولائی ۱۹۳۶ء کے آخری ہفتہ میں جو جلسہ تقسیم انعامات کا ہائی سکول قادیان کے ہال میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا تھا۔ اس میں مکرم محترم جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے مندرجہ ذیل خوش کن رپورٹ سنائی جو حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سُنی۔ یہ کاغذات میں گم ہو گئی تھی اسواسطے اشاعت میں تاخیر ہوئی۔ جس کیلئے میں معافی کا خواستگار ہوں۔ (ایڈیٹر)

حضرت صدر مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس نے ہمیں آج ایک مبارک کام کے لئے جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور آج میں اپنے سکول کے کام کے متعلق سالانہ رپورٹ پیش کرنے کے قابل ہو سکا ہوں۔

رپورٹ۔ آج سکول کی تعداد طلباء خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۱۰۸ ہے جو ۱۹۱۹ء کی نسبت جب ہماری جماعت میں ایک عظیم الشان تغیر ہوا۔ اور اپنی طاقتوں پر بھروسہ کرنے والے لوگ قادیان کے اس سکول کو کس مپرسی کی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ دوگنی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

طلباء کی تعداد آج تک اتنی بھی نہیں ہوئی۔ اور یہ حضرت اقدس امیر المؤمنین کی توجہ کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول میں محض تعداد میں ہی اضافہ نہیں ہوا۔ بلکہ نتائج بھی نہایت اعلےٰ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ چار سال سے سکول میٹریکولیشن کلاس کے نتائج بہتر اور بانوے ۹۲ فیصدی کے درمیان رہے ہیں۔ چنانچہ سکول کے تعلیمی کام کے متعلق انسپکٹران سکولز نے ہمیشہ نہایت اچھی رائے کا اظہار کیا ہے۔

سکول کا سٹاف خدا تعالیٰ کے فضل سے طلباء کی تعلیمی حالت کے علاوہ اخلاقی اور دینی حالت کی طرف بھی توجہ رکھتا ہے۔ اس خیال سے کہ ایک استاد خاص طور پر صرف ایک محدود حلقہ کی ہی نگرانی کر سکتا ہے۔ اس لئے انتظام کی سہولیت کے لئے کام بانٹ دیا گیا ہے۔ چنانچہ سکول کی یونین کلب آجکل تین گروپوں پر مشتمل ہے۔ جس میں آٹھویں سے لے کر دسویں تک کے طلباء شامل ہیں اور جو تقریباً ہر ہفتے اپنے اجلاس کرتے ہیں۔ اور مہینے میں ایک دفعہ تینوں گروپوں کی ایک مشترکہ میٹنگ بھی ہوتی ہے جس میں عموماً انگریزی میں تقریریں ہوتی ہیں اور علمی مضامین پر مناظرے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ طلباء نے تقریر کے میدان میں کافی شہرت حاصل کر لی ہے۔ بعض طلباء تو باہر جا کر کالجوں کے طلباء کے ساتھ بھی تقریری مقابلہ کرتے اور انعام حاصل کرتے رہے ہیں۔ جیسا کہ گذشتہ سال کپور تھلہ اور جموں کالج کے طلباء سے مباحثہ کر کے پرنسپل صاحبان سے خراج تحسین وصول کیا۔

محمد شریف جماعت دہم کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ یہ ڈیبیٹنگ سوسائٹی مکرمی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے کی رہین منت ہے۔ اور سکول کے ایک تازہ علمی مقابلہ میں محمد شریف جماعت دہم اوّل رہا۔ اور بشارت الرحمٰن دوئم۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے صدارت اور خان صاحب مولوی فرزند علی مسٹر محمد طفیل صاحب ایم۔اے۔ بیرسٹر اور خاکسار نے جج کے فرائض ادا کئے۔ اس تقریری مقابلہ کے علاوہ ایک تحریری مقابلہ بھی ہوا۔ جس میں سلسلہ احمدیہ اور دنیاوی امور کے متعلق عام واقفیت اور مجوزہ علوم کے متعلق سوالات کئے گئے تھے۔ ممتحنین کی رائے میں ہمارے سکول کے طلباء بالعموم مقررہ نصاب کے علاوہ عام واقفیت میں بھی حصہ وافر رکھتے ہیں۔

اس امتحان میں بشارت الرحمٰن جماعت دہم۔ مبشر احمد جماعت نہم اور محمد سعید جماعت ہشتم اول نکلے۔ اسی طرح مذہبی مضامین میں دلچسپی لینے اور اسلامی مسائل اور اختلافی مضامین پر تقریر کر سکنے کا مقابلہ پرسوں بروز جمعرات کرایا گیا۔ طلباء نے مسئلہ سود (اسلامی نقطۂ نگاہ سے) ضرورت مذہب۔ ضرورت خلافت۔ اور پیشگوئیوں کے اصول پر تقریریں کیں۔ جس میں بشارت الرحمٰن جماعت دہم اول اور ارشاد علی جماعت ہشتم دوئم رہا۔

اس کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت اور قرأت کا بھی مقابلہ کرایا گیا۔ جس میں حافظ مسعود احمد جماعت نہم اوّل۔ اور محمد عیسےٰ خان جماعت نہم دوئم رہا۔ اس تقریب پر صوفی غلام محمد صاحب بی۔ایس۔سی۔ صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب اور خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل جج تھے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگان سلسلہ کے کلام منظوم کو خوش الحانی سے پڑھنے کا بھی مقابلہ ہوا۔ جس میں چوہدری نثار احمد صاحب۔ مسٹر محمد طفیل صاحب ناز ایم۔اے اور مسٹر محمد عبد اللہ صاحب ایم۔اے جج تھے۔ جس میں شریف احمد جماعت دہم اور داؤد مظفر جماعت ہشتم اول اور دوئم رہے۔ بعض طلباء کو فن شعر میں بھی چونکہ مذاق ہوتا ہے۔ اس لئے اسے برقرار رکھنے اور صحیح مذاق قائم کرنے کے لئے ایک مختصر سا مشاعرہ بھی کرایا گیا۔ اور جج صاحبان ماسٹر علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی ماسٹر علی محمد صاحب اظہر اور ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی رائے میں محمد اسحاق جماعت نہم کی نظم بہترین نظم رہی۔

طلباء میں تقریر اور تحریر میں مشق کرانے کی غرض سے سکول میں Tutorial system جاری ہے۔ اور اسی نظم کے ماتحت آٹھویں سے لیکر دسویں تک کے طلباء کھیلوں میں بھی باہمی مقابلہ کرتے ہیں۔ گروپ A ماسٹر علی محمد صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی کے سپرد ہے۔ گروپ B ماسٹر محمد ابراہیم صاحب اور گروپ C صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس سی۔ بی ٹی کے چارج میں ہے چنانچہ اسی ماہ میں ان گروپوں نے آپس میں ہاکی۔ فٹ بال والی وال اور کبڈی کے مقابلے کئے۔ والی وال کا کپ A گروپ کے حصہ میں آیا۔ فٹ بال۔ کبڈی اور ہاکی کے کپ گروپ C کے حصہ میں آئے۔ اوران کے علاوہ لمبی چھلانگ۔ اونچا کودنا۔ گیند پھینکنا۔ گولہ پھینکنا۔ سو گز کی دوڑ۔ دو سو میں گز کی دوڑ۔ نصف میل کی دوڑ میں بھی مقابلے ہوئے۔

گروپ ٹورنامنٹ میں مندرجہ ذیل احباب نے امپائرز کے فرائض ادا کئے۔ ماسٹر فضل داد صاحب۔ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ایم۔ اے۔ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس سی۔ ملک عبدالعزیز صاحب۔ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ گروپ میچز میں عبدالمنان جماعت دہم نے بہت قابل قدر امداد انچارج صاحبان کو دی۔

آخر میں یہ گذارش کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ مخدومی جناب ناظر صاحب تعلیم وتربیت از راہ نوازش گذشتہ دو سالوں سے ہر کلاس میں سے دینیات اور میزان میں اول اور دوئم رہنے والوں کو خود اپنے فنڈ میں سے دینیات اور میزان میں اول و دوئم رہنے والوں کو انعامات عطاء فرماتے ہیں چنانچہ آج بھی اسی قسم کے انعام دیئے جانے والے ہیں۔ لیکن ان ضروری مقابلوں کے لئے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے سکول کے پاس کوئی خاص فنڈ نہیں۔ اور بظاہر طلباء میں دلچسپی پیدا کرنے اور صحیح لائنز پر چلانے کی کوئی امید نہ تھی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہمیں بعض ضروری آئٹم چھوڑنے پڑینگے۔ جن کے بغیر تعلیم کی غرض پوری نہیں ہوتی۔ اگر مکرمی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے کوشش کر کے ذیل کے اولڈ بوائز کو ترغیب دیکر انعامات فراہم نہ کر لیتے۔ اس سلسلہ میں چوہدری ثناء اللہ احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر۔ سید زین العابدین صاحب آف منصوری۔ مسٹر محمد یوسف صاحب۔ سید سرور شاہ صاحب۔ مسٹر عبدالسلام صاحب لدھیانوی۔ سید نصیر شاہ صاحب۔ خلیفہ جلال الدین صاحب اور سید علی صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

آخر میں میں جناب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ جناب طلباء میں انعام تقسیم فرما دیں۔

(خاکسار محمد الدین ہیڈ ماسٹر)

وی پی واپس کرنیوالے احباب سے گذارش

قبل ازیں واپس کنندگان وی پی کی اطلاع کے لئے گذشتہ پرچہ میں اسمواران کے ذمہ جو رقم واجب ہے درج ہو چکی ہے۔ آج اس کے بعد جو وی پی واپس آئے ہیں۔ ان کے اسم گرامی معہ رقم واجب الوصول عرض کئے جاتے ہیں۔ براہ کرم وہ جلد از جلد اپنے حساب صاف فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ اور اگر آئندہ ان کو خریداری فاروق منظور نہیں۔ تو سابقہ حساب عطا فرما کر پرچہ بند کر دیں۔ میں بار بار وی پی کرنے اور اطلاع دینے سے تنگ آگیا ہوں۔ (ایڈیٹر)

نام خریدار	کئی دفعہ وی پی واپس آیا	رقم واجب الوصول
مستری رحیم بخش صاحب ڈسکہ	۲ مرتبہ	۶/للعہ
چوہدری عبدالکریم صاحب ملراءی		
پنشن آفس	۳ مرتبہ	۱۰/عا
چوہدری کرم الہی صاحب قانونگو	۵ مرتبہ	صہ/
چوہدری فتح محمد صاحب		
انسپکٹر بنکس	۵ مرتبہ	۱۳/سے
منشی حسین بخش صاحب پٹواری	۳ مرتبہ	۱۰/عا
چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب بی۔ اے	۳ مرتبہ	صہ/

نام خریدار	کئی دفعہ وی پی واپس آیا	رقم واجب الوصول
میر محمد بخش صاحب		
وکیل امیر جماعت	۴ مرتبہ	۱۳/عا
شیخ عبدالغنی صاحب		
سوداگر کس انبالہ شہر	۳ مرتبہ	۱۰/سے
گلوب نیشنل ٹینری کلکتہ	۱ مرتبہ	۳/عا
ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب		
سب اسسٹنٹ سرجن	۲ مرتبہ	۶/للعہ

جن دوستوں نے اپنے بقایا ارسال فرما دیئے ہیں۔ ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ دیگر احباب جن کے اسماء گرامی سابقہ پرچے میں درج ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے اب تک توجہ نہیں کی۔ جلد توجہ فرما کر شکریہ کے مستحق ہوں۔ (مینیجر)

چوہدری اللہ دتا صاحب پٹواری نہر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دفتر سے فاروق ہر ہفتہ آپکے نام روانہ کیا جاتا ہے۔ میں خود اپنے ہاتھ سے آپ کا پتہ چٹ پر لکھ کر ٹکٹ لگا کر اخبار روانہ کرتا ہوں۔ یہ آپکے چٹھی رساں کی غلطی ہے وہ کہیں گم کر دیتا ہے۔ آپ جو وہ پرچے آپکو نہیں پہنچے۔ دوبارہ ارسال کردوں اور آئندہ چٹھی رساں کو تاکید کر دیں۔ کہ میں پوسٹ ماسٹر جنرل کو اسکی شکایت لکھونگا۔ اگر اخبار باقاعدہ نہ پہنچایا۔ اخبار باقاعدہ روانہ

(مینیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی مشن

کیا آریہ ویر میدان میں نکلنے کی جرأت دکھا سکتا ہے؟

نیوگ پر ہمارا چیلنج

آریہ سماج کا یہ مایہ ناز سدھانت ہے۔ کہ ایک پتی اپنی پتنی ورتا استری کو اپنی موجودگی میں ببانگ دہل کسی غیر مرد سے مجامعت کرا کر اپنے لئے سنتان پیدا کرا سکتا ہے۔ اس سدھانت کے ورودھ نہ صرف مسلمان سناتن دھرم ہیں۔ بلکہ آریہ سماج کے مایہ ناز سپوت بھی اس سدھانت کو گرنا کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ آریہ پنڈت بھی نیوگ کا نام سن کر کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہی نظر آتے ہیں۔ اور نیوگ پر شاستر ارتھ کرنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ نیوگ کا نام سنکر آریوں کے قابل قدر پنڈتوں کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ جاتے ہیں۔ ان کے دماغ ٹھکانے سے ہٹ جاتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔

وغیرہ وغیرہ

لیکن ہمارا متر پنڈت مہر چند شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور جو سنسکرت اور ہندی سے نابلد محض ہے۔ کبھی کبھی اپنی جہالت کا مظاہرہ کرنے کے لئے دون کی لیتا ہے۔ اور آریہ سدھانتوں کی سچائی پرکھنے کے لئے چیلنج چھاپنے شروع کر دیتا ہے لیکن جب یہ احمدی شرما اس کو گردن سے پکڑتا ہے تو وہ پاؤں سر پر رکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ اس بات کا تمام اخبار بین اصحاب کو عموماً اور آریہ سماجی متروں کو خصوصاً اچھی طرح سے علم ہے۔ کہ آریہ ویر اب پھر نیوگ پر شاستر ارتھ کرنے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار کرتا ہے۔ لہٰذا میں اس کی اس جرأت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ناچیز رائے کا اظہار کرتا ہوں۔ امید ہے کہ پنڈت مہر چند جی شرما یا کوئی اور پنڈت میرے مندرجہ ذیل اعتراضات کا جواب دیکر مشکور فرما دینگے۔ دیدہ باید

آریہ ویر۔ "نیوگ راجہ بین سے نہیں چلا بلکہ آپ کا (سناتن دھرمی والوں کا) سناتن سدھانت ہے۔ اس نیوگ کو بھیشم پتامہ نے مہابھارت میں (आपद्धर्म) اونچا دھرم بتایا ہے۔"

(آریہ ویر لاہور ۱۰ اکتوبر سنہ ۳۶ء)

احمدی شرما۔ جب منو جی مہاراج خود یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "راجہ بین کے راج میں ہر ایک ورن سے وواہ اور نیوگ کی اجازت دی گئی۔ جو کہ پشو کے برابر کام ہے۔ اگرچہ راجہ بین نے اس کو جائز قرار دیا۔ لیکن براہمنوں یعنی نیک پاک فطرت اور خدا ترس تعلیم یافتہ لوگوں نے اس کو ناجائز بتلایا۔" منو سمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۶۵۔ اس شلوک میں شری منو جی مہاراج نے سپشٹ روپ میں یہ پرگٹ کر دیا ہے۔ کہ نیوگ فی الحقیقت انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار ہے۔ اور نیوگ پر عمل کرنا پشو یعنی حیوان کا کام ہے۔ مگر انسان کی پاک فطرت اس کے خلاف ہے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ منو جی مہاراج اپنے تحریر کردہ سدھانت کے خلاف لکھ سکتے ہیں۔

راجہ بین کون تھا۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ راجہ بین کون تھا۔ اور کس وجہ سے اُس نے نیوگ کی اجازت دی۔ منو جی مہاراج یہ فرماتے ہیں۔ کہ "زمانہ قدیم یعنی آدی سرشٹی میں رشیوں سے افضل راجہ بین نے جس کی عقل غلبۂ کام سے خراب ہو گئی تھی۔ تمام زمین کا مالک ہو کر ورنوں کا ملانا کیا" منو سمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۶۶

اس شلوک سے یہ بالکل عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ راجہ بین ایک شہوت پرست انسان تھا۔ اور وہ وام مارگ سے تعلق رکھتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ راجہ بین کو باوجود شہوت کے باعث اندھا ہونے کے بھی رشیوں سے افضل کہا گیا ہے۔ اور یہ کام سوائے وام مارگیوں کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سوامی دیانند جی مہاراج یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "جب کسی فاحشہ عورت کو برہنہ کر کے یا کسی مرد کو برہنہ کر کے ہاتھ میں تلوار دیتے ہیں۔ تو اس عورت کا نام دیوی اور مرد کا نام مہادیو رکھتے ہیں۔" (ستیارتھ پرکاش)

اس حوالہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وام مارگیوں کے نزدیک مہرشی اور افضل بننا شہوت میں ترقی کرنے سے میسر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وام مارگیوں نے منو سمرتی میں بھی یہ لکھ دیا ہے۔ کہ راجہ بین باوجود شہوت میں چُور ہونے کے رشیوں سے افضل یعنی مہرشی تھا۔ خدا جانے نیوگ کو جائز قرار دینے والوں کو وام مارگیوں اور ہمارے دیانندی متروں نے کیوں مہرشی کی پدوی عطا کر دی ہے۔ امید ہے کہ دیانندی متر اس پر روشنی ڈال کر شکریہ کا موقعہ دینگے۔ گر قبول اُفتد زہے عز و شرف۔

آریہ ویر "سینکڑوں مثالیں نیوگ کی ملتی ہیں۔ ویدوں۔ شاستروں۔ راماین۔ مہابھارت اور پورانوں تک میں نیوگ بھرا پڑا ہے۔"

احمدی شرما۔ پنڈت جی آپ خود یہ مانتے ہیں کہ ویدوں کے علاوہ باقی تمام دھرم پستکوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وام مارگیوں نے ملاوٹ کردی ہے۔ گو آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ کہ ویدوں میں ملاوٹ نہیں کی گئی۔ مگر میں اس وقت یہ ثابت نہیں کر رہا ہے کہ ویدوں میں بھی ملاوٹ کی گئی ہے۔ جس کا ذکر میں انشاء اللہ جلد ہی بذریعہ اخبار فاروق ہدیہ ناظرین کروں گا۔ اس لئے میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ سینکڑوں مثالوں کا تو آپ ذکر ہی نہ کریں۔ صرف ایک مثال ہی ویدوں سے نکال کر دکھا دیں۔ تو میں آپ کی سچائی اور یوگن کا قائل ہو جاؤں گا۔ میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ آپ کے چھوٹے اور بڑے۔ زندے اور مردے ملکر بھی میرے اس مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتے۔ پنڈت جی آپ آریہ اخبار کے ایڈیٹر ہو کر کیوں جھوٹ کی نجاست پر منہ مار کر اپنی عاقبت خراب کر رہے ہو۔ آخر انسان ہو۔ کیوں مخلوق خدا کو دھوکہ میں رکھ کر اپنے ٹکے سیدھے کرتے ہو۔ سوچو۔ غور کرو۔ آخر کہاں تک چالاکیاں کام دینگی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آریوں کو نیوگ سے دلچسپی کیوں ہے۔ میں نے کئی بار پرائیویٹ گفتگوؤں میں۔ پبلک مناظروں میں اور جلسوں میں آریوں سے یہ سوال کیا ہے۔ کہ نیوگ پر آپ لوگ کیوں مرتے ہیں۔ نیوگ کو اپنانے سے آپ کو کیا مطلب ہے۔ سب آریہ جھٹ یہ کہدیا کرتے ہیں کہ ہم نیوگ صرف سنتان اتپتی کے لئے کرتے ہیں۔ اس پر میں جو سوالات کیا کرتا ہوں۔ وہ یہ ہیں ناظرین ان کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ اور جہاں آریوں سے ملاقات ہو۔ فوراً سے پیشتر یہ سوالات کردیا کریں پھر آریوں کا حال دیکھا کریں۔ پھر اس سے اخبار بین احباب کو بھی آگاہ کردیا کریں۔ کیونکہ خود ہی مزہ لیکر بیٹھ رہنا خود غرضی ہے۔

نیوگ شہوت مٹانے کا ذریعہ ہے } سوال:۔ جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک مرد کے لئے ایک عورت اور ایک مرد رہے گا۔ اس عرصہ میں اگر عورت حاملہ ہو۔ دائم المریض ہو۔ یا مرد دائم المریض ہو جائے۔ اور دونوں کا عالم شباب ہو۔ اور رہا نہ جائے۔ تو پھر کیا کریں؟

جواب:۔ اس کا جواب نیوگ کے مضمون میں دے چکے ہیں۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے رہا نہ جائے۔ تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے اولاد پیدا کرے۔“

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۲۰ باب ۴)

اس حوالہ میں سوامی دیانند جی مہاراج صاف صاف یہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ اگر عورت حاملہ ہو۔ یعنی اولاد پیدا ہونے کی نشانیاں ظاہر ہو جائیں۔ تو بھی نہ رہنے کے باعث عالم شباب کا مزہ لوٹو۔ بولو آریو! اسی تہذیب پر تم کو ناز ہے ؎

اے آریو پرانے نام و نشان والو!!
صد حیف ہے کہ اب تک غفلت میں تم پڑے ہو

مجھے معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ آریہ کس منہ سے یہ کہتے ہیں۔ کہ نیوگ زنا نہیں ہے۔ اگر نیوگ زنا نہیں ہے۔ تو پھر زنا کس کو کہتے ہو۔ اس کی ذرا تشریح کردو۔ بڑی کرپا ہوگی۔ سچ یہ ہے کہ شہوت کو پورا کرنے کے لئے وام مارگیوں نے زنا کا نام نیوگ رکھ دیا تھا۔ اور بس۔ اگر جرأت ہے۔ تو اس کی تردید کر دکھاؤ۔ نیوگی لڑکا ہرگز ہرگز دوسرے کا لڑکا نہیں ہو سکتا۔ آریوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ نیوگ سے پیدا شدہ لڑکا صرف نیوگ کرنیوالے کا لڑکا ہو سکتا ہے۔ لیکن جس کی عورت کے ساتھ نیوگ کیا جاوے۔ اس کا لڑکا ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ملاحظہ ہو ”اے فرزند تو عضو عضو سے پیدا ہوئے ویریہ اور دل سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے تو میرا آتما ہے۔ مجھ سے پہلے مت فوت ہو بلکہ سو برس تک زندہ رہ۔“ (نروکت ۳-۴)

پس اس حوالہ سے یہ صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ ایک انسان کا لڑکا اس کے اپنے نطفہ سے ہو سکتا ہے۔ . . . .

. . . . ہے۔ لہذا یہ صاف ثابت ہو گیا۔ کہ نیوگ سے پیدا شدہ لڑکا نیوگی کا لڑکا ہے۔ اور جس کی عورت کے ساتھ اس کی موجودگی میں دوسرے آریہ نے نیوگ کر کے جو لڑکا پیدا کیا ہے۔ وہ عورت کے خاوند کا لڑکا نہیں ہو سکتا۔ یہی ہم نے ثابت کرنا تھا۔ جو ثابت کر دکھایا ہے ؎

لکھیں جواب شوق سے ممبر سماج کے
شرما تو منتظر ہے تمہارے جواب کا

خود سوامی دیانند نیوگ کی مٹی خوار کرتا ہے

اور حق تو یہ ہے۔ کہ خوب کہتا ہے کہ ”بغیر بیاہ کے جماع میں بھی عیب ہے۔ اس کو بے عیب کہنے والا خود عیبی ہے۔“ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ صفحہ ۴۱۲) نیوگ جو ہے۔ وہ بغیر بیاہ کے کیا جاتا ہے۔ لہذا عیب ہے۔ اور اس کو بے عیب کہنے والا خود عیبی یعنی بدکار ہے۔ پڑھو اور پڑھ کر اس کو اپنے دل میں جگہ دو۔ اگر آریوں کو سنتان اتپتی کا ہی اس قدر شوق ہے کہ اس کے لئے اپنی بیاہتا استری کو دوسرے مرد کے ساتھ مجامعت کرانے میں بھی عیب نہیں جانتے۔ تو پھر کیوں مندرجہ ذیل طریقوں سے اولاد پیدا کرنے سے کنی کتراتے ہیں۔ سوامی دیانند لکھتے ہیں ”بیاہ یعنی اولاد پیدا کرنے کا طریق آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ایک برہم دوسرا دیو۔ تیسرا درش۔ چوتھا پرجاپت۔ پانچواں آسر۔ چھٹا گاندھرب۔ ساتواں راکھشش۔ آٹھواں پیشاچ۔ بیاہ نمبر ۶ و ۷ و ۸ کی تشریح یوں فرماتے ہیں۔

بے قاعدہ بے موقع کسی وجہ سے دلہا دلہن کا باہم میل ہونا۔ لڑائی کر کے جبراً چھین جھپٹ کر یا فریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے لڑکی کو حاصل کرنا راکھشش ۔سوئی ہوئی یا شراب وغیرہ پی کر بے ہوش ہوئی ہوئی ۔یا پاگل لڑکی سے بالجبر ہمبستر ہونا پیشاچ بیاہ کہلاتا ہے۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۴ صفحہ ۱۵۹)

آریوں کے سوامی دیانند کے نزدیک بیاہ یعنی اولاد پیدا کرنے کے یہ جائز آٹھ طریق ہیں۔ ان پر بھی ممشل نیوگ عمل کرو۔ پھر گورنمنٹ کا ڈنڈا خود بخود یہ بتا دیگا۔ کہ دیانندی سدھانت انسان کو کہاں سے اٹھا کر کہاں پھینک دیتے ہیں ۔ فقط آریوں کا دیرینہ سیوک فتح محمد احمدی شرما از کراچی)

وارنش بناؤ اور روٹی کماؤ

لکڑی اور لوہے کیلئے وارنش

بروزہ خشک ۶۰ سیر۔ رال سفید ۲۰ سیر دونوں کو باریک پیس لیں ۔اور ہانڈی میں ڈال کر نرم آنچ پر گلائیں ۔جب پگھل جائے ۔تو نیچے اوتار کر مٹی کا تیل ½ ا سیر یا روغن تارپین سوا سیر داخل کریں ۔اور لکڑی سے ہلائیں ۔بعد ازاں آگ پر رکھ کر پکائیں ۔اور کھانڈ کی چاشنی کی طرح دیکھ لیں ۔جب ذرا چمکنے لگے ۔یا تار چھوٹنے لگے ۔تو نیچے اُتار لیں ۔اور باریک کپڑے میں کسی دوسرے مضبوط برتن میں چھان لیں ۔تاکہ رال وغیرہ کے اندر کا میل صاف ہو جائے یہ روغن وارنش ہو گیا ہے۔

(۱) اگر رنگ شربتی کرنا ہو ۔تو سریش کے پانی میں گیرو رگڑ کر اس کی تہ پہلے لکڑی پر دیں ۔جب خشک ہو جائے ۔تو وارنش کر دیں ۔اگر سریش سے پرہیز ہو ۔تو گوند کا پانی کام میں لائیں۔

(۲) اگر فیروزی ہلکا نیلا رنگ کرنا ہو ۔تو پہلے سفیدہ روغنی یا چاک کھڑیا بہت باریک کو اس روغن میں گھول کر پہلے اس کی تہ دے دیں ۔اس کے بعد سفیدہ روغنی کو وارنش مذکور میں گھول لیں ۔اور نیلی انگریزی کو باریک رگڑ کر مٹی کے تیل میں ذرا گھول کر روغن میں ملا دیں ۔اور لکڑی پر لگا کر دیکھ لیں کہ رنگ ٹھیک ہو گیا ہے یا نہیں ۔اکثر گھوٹتے ہوئے رنگ معلوم نہیں ہوتا ۔بلکہ سفیدی سی معلوم ہوتی ہے ۔جب لکڑی وغیرہ پر لگایا جاتا ہے ۔تب رنگ نکلتا ہے اس لئے کسی چیز پر لگا کر دیکھ لیں ۔اگر رنگ پھیکا ہو تو نیل اور شامل کر دیں۔

(۳) اگر روغن سخت ہو جائے ۔اور وارنش کا روغن بھی سخت ہو ۔تو قدرے مٹی کا تیل یا تارپین ملا کر ٹھیک کر لیں۔

(۴) اگر زرد رنگ کرنا ہو ۔تو سفیدہ روغن کو وارنش مذکور میں گھول کر زرد رنگ کے لئے پیوڑی خوب باریک پیس کر ملا دیں ۔اور دیکھ لیں ۔کہ رنگ ٹھیک ہو گیا ہے۔

(۵) سبز رنگ کے لئے روغن سفیدہ کو وارنش مذکور میں گھول لیں ۔اور اس میں نیل انگریزی اور نیل سے دو یا تین حصہ زیادہ پیوڑی باریک پیس کر ملا دیں ۔اور لکڑی وغیرہ پر پہلے لگا کر دیکھ لیں ۔اگر خالص وارنش کرنا ہو ۔تو برش سے کریں ۔اور اگر سفیدہ روغن ملے ہوئے روغن کو کرنا ہو ۔تو کپڑے سے پھیرنا چاہیئے ۔برش کو کام میں لانے کے بعد فوراً ہی مٹی کے تیل سے دھو ڈالیں ۔اگر برش نہ دھویا جائے ۔تو اس کے بال سخت ہو جاتے ہیں ۔ (پرکاش)

نزلہ وزکام سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں

نزلہ وزکام سے محفوظ رہنے کے لئے موسم کی تبدیلی کے وقت (فروری ۔مارچ یا اکتوبر اور نومبر) میں صبح و شام کی سردی سے اپنے آپ کو بچائیں ۔سرد ہوا میں زیادہ دیر تک ننگے سر نہ رہیں ۔بارش میں بھیگنے یا دیر تک نہاتے رہنے سے پرہیز کریں ۔دیر تک گیلے کپڑے نہ پہنے رہیں ۔زیادہ گرم کھانا کھا کر فوراً سرد پانی نہ پئیں ۔زیادہ ٹھنڈا پانی خصوصاً برف کا پانی پینے سے پرہیز کریں ۔ترش چیزیں مثلاً اچار ۔سرکہ اور چٹنیاں زیادہ استعمال نہ کریں ۔ورزش یا کوئی سخت کام کر کے فوراً ہی غسل نہ کریں ۔اور نہ سرد پانی پئیں ۔مباشرت میں جو نوجوان بے اعتدالی کرتے ہیں ۔وہ بہت جلد نزلہ وزکام کے دائمی مریض ہو جاتے ہیں ۔اور اگر وہ پھر بھی باز نہیں آتے تو سل و دق جیسی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

نمائندگان مشاورت سے ایک درخواست

نمائندگان مشاورت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت کے لئے نظارت تبلیغ کا ماہواری ٹریکٹ اور یوم التبلیغ پر تقسیم کرنے کے لئے خاص ٹریکٹ جس قدر ضرورت ہو ۔دفتر تبلیغ سے لیتے جائیں۔ اس طرح اخراجات ڈاک کی کفایت ہو جائے گی۔ ہاں جو جماعتیں ایسی ہوں ۔جن کے نمائندہ اس موقعہ پر قادیان تشریف نہ لا سکیں ۔یا جو افراد علیحدہ شہروں میں ہوں ۔وہ بہت جلد اطلاع فرمائیں ۔کہ انہیں یوم التبلیغ کے لئے کسقدر تعداد مطلوب ہے ۔اس روز ہر احمدی مرد و عورت کو اپنا وقت تبلیغ احمدیت میں خرچ کرنا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ ٹریکٹ تقسیم کرنے چاہئیں

خاکسار

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

(دارالامان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی مُسلمانوں کی حالت زار

روپڑ کے غیر مقلد وہابی اخبار تنظیم ۱۴؍ اگست میں عبرت انگیز الفاظ میں غیر احمدی مسلمانوں کی حالت زار کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی عبرت ناک اور انسانی فرومائیگی کا آئینہ ہے۔ میں بلفظہٖ فاروق میں نقل کر دیتا ہوں۔ جو یہ ہے:۔

"کیا رب قدوس نے انسان کو اسی لئے بھیجا تھا۔ کہ زمین میں فساد پھیلاتا پھرے۔ بنی نوع پر قافیہ حیات تنگ کر دے۔ وحدت انسانی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ نہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا نے تو اس کو ایک آب و گل سے پیدا کیا۔ ہر ایک کو عناصر اربعہ عطا کئے۔ ہر ایک کو آسمانی قوانین کی قیود و بند میں جکڑا۔ لیکن یہ خود پارہ پارہ ہو گئے۔ انہوں نے خود انسانی مساوات کو توڑ کر تفرقہ ڈالا۔ خود آسمانی قوانین کو جھٹلایا۔

رب العزت نے فرمایا تھا "کس قدر بستیاں ہیں جن کو ہم نے تباہ و برباد کر دیا۔ اب ان کی چھتیں اوندھی پڑی ہیں"۔ اس لئے کہ یہ مقدس و پاکیزہ کرۂ ارض فتنہ و فساد سے پاک ہو۔ اور ظالم و فتنہ گر انسان غارت ہوں۔ اور اس لئے کہ نسل آدم کے لئے یہ تازیانۂ عبرت کا موجب ہو۔ مگر آہ! انسان یہ ظلم و ستم پیشہ انسان طغیان و عصیان سے باز نہ آئے۔ بلکہ ستمگری سے آسمانی قوانین کو اور زیادہ جھٹلانے لگے۔ اور اس مقدس خاک کا ذرہ ذرہ ان..... کی شرارتوں سے الامان الحفیظ پکارنے لگا۔ اے رب السموات والارض! اگر نمرود کے لئے خلیلؑ اور فرعون کے لئے موسیٰؑ پیدا کیا گیا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ان ناہنجار انسانوں کے لئے کسی جدید طوفان نوحؑ کی ضرورت نہیں۔ جو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائے۔ اس ذلیل و ناکارہ مخلوق کو جو مکر و فریب اور دروغ بافیوں کے قلعے تعمیر کرتے ہیں۔ جو اپنے اعمال سے آسمانی اقوال کو جھٹلاتے ہیں۔ جو خونخواری اور سفاکی سے ابنائے نوع کا خون بہاتے ہیں۔

اے خدائے بزرگ و برتر۔ تو سچا۔ تیری خدائی برحق۔ تیرے قانون اٹل۔ اور یہ ذلیل فریبی۔ دغا باز۔ فرومایہ۔ جھوٹے۔ ان کے نقش و نگار ناپائیدار۔ اس کی چالیں مکارانہ۔ تملق آمیز۔

اے سمیع و علیم! کیا یہی انسان ہیں جن کو تو نے خلیفۃ اللہ فی الارض کے منصب پر سرفراز کیا؟ یہی ہیں جن کو تو نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا۔ ملائکہ قدسی کا مسجود بنایا؟ تمام ارضی مخلوق کو ان کے مطیع کیا؟ اور اپنی نعمتوں اور رحمتوں سے نوازا؟ اے رب العزت! یہ وہ پاکیزہ انسان نہیں ہیں۔ جو تیرے انعام و اکرام کے مستحق ہیں۔ وہ اور برگزیدہ ہستیاں تھیں۔ جن کو تو نے اپنے پاس بلا لیا۔ اور اب وہ فردوس بریں کے عالیشان ایوانوں میں بیٹھے ہوئے تیرے نورانی جلوؤں کی بہاریں لوٹ رہے ہیں۔ اے رب جلیل! اب تیری زمین میں ایسے لوگ آباد ہیں۔ جن میں سے اکثر نمرود۔ فرعون۔ قارون ہیں۔ تو دیکھتا ہے۔ کہ یہ کس طرح زیردستوں عاجزوں اور غریبوں پر ظلم کرتے ہیں۔ سودی روپیہ چلاتے ہیں۔ دولت کے ناپائیدار اور بے بنیاد ابلق پر سوار نہایت کبر و ناز سے اڑتے پھرتے ہیں۔ فاحشہ عورتوں سے اختلاط میں مصروف ہوتے ہیں۔ نوخیز لڑکوں سے خلاف وضع فطرت افعال کا ارتکاب کرتے ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ قمار بازی کرتے ہیں۔ اے خدائے بزرگ و برتر! تو دیکھتا ہے کہ تیری عطا کی ہوئی دولت کے ذریعہ یہ لوگ کن شرمناک اور بے ہودہ افعال کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اے خدا! تجھے معلوم ہے۔ کہ تو نے اپنے انبیاء و رسل و کتب و صحف کے ذریعہ ہر قوم اور ہر امت کی ہدایت کی۔ اور آخر میں رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین پر قرآن نازل کیا۔ اور قرآن سراسر ہدایت و بشارت ہے۔ اے باری تعالےٰ! تیرے اکثر بندوں نے تیری رسی کو چھوڑ کر ابلیس مردود کی رسی کو پکڑ لیا۔ باور نہیں آتا۔ کہ یہ انسان ہوں۔

اے خدا! تجھے معلوم ہے۔ کہ وہ شرف انسانیت کا قطعاً مستحق نہیں جو تیری حدود کو توڑے۔ تیرے نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑے۔ اور تیرے دستور العمل قرآن کو چھوڑ کر دنیا کے ناکارہ قانون کا پابند ہو جائے۔ اے خدا! اکثر ہندوستانی مسلمانوں نے تیرے قانون کو ترک کر دیا ہے۔ اور عیسائی حکومت کے قانون کے پابند ہو گئے ہیں۔

میں جانتا ہوں۔ کہ یہ بھی تیرا عذاب ہے کہ ہماری شامت اعمال کی بدولت ہم پر پرستاران تثلیث کو حاکم کر دیا ہے۔ اے خدا! یہ سب سے زیادہ المناک عذاب ہے۔ باری تعالیٰ! میں خوب سمجھتا ہوں کہ مسلمان کیوں نصاریٰ کے غلام بے دام ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امت نے تیری اور تیرے رسول کی اطاعت سے انحراف کیا۔ تیرے اور تیرے رسول کے احکام سے سرتابی کی۔ تیری باندھی ہوئی حدوں کو انہوں نے توڑا۔ اور صراط مستقیم کو چھوڑ کر گمراہ ہو گئے۔ اس کی پاداش میں تو نے غیر مسلموں کو ان پر مسلط کر دیا۔ اور تو ہی جانتا ہے۔ کہ عاقبت میں دوزخ کے عذاب کے علاوہ اور کیا سزا ان کے لئے مقرر کی ہوئی ہے۔ یہ ہے انسانی فرومائیگی کا انجام۔ آہ! اے مسلم نادان ؎

زمین کیا آسمان بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطر قرآن کو چلیپا کر دیا تو نے"

معذرت

خاکسار ایڈیٹر فاروق مسمی غلام محمد شوخ بٹالوی مشہور بدزبان احراری کے مقدمہ میں جو اس پر سرکار نے ایک تقریر کی بنا پر سیالکوٹ میں دائر کر رکھا ہے بطور شہادت صفائی سیالکوٹ گیا تھا۔ جہاں چار یوم رہنا پڑا۔ اس واسطے ۱۴؍ اکتوبر کا فاروق شائع نہیں ہو سکا اب یہ پرچہ دو ہفتہ کا ارسال ہے۔ اس لئے میری مجبوری کو معاف فرمایا جاوے (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند مختصر نوٹ از مجاہد امرتسری

جھوٹے کی رسّی دراز

ہمارے مخالف کہا کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کی عمر لمبی ہے۔ اسلئے مولوی صاحب حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں سچے ہیں حالانکہ مولوی صاحب اس کا خود اقرار کرتے ہیں کہ صادق پہلے فوت ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد۔ نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ (اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء) اور مولوی ظفر علی صاحب لکھتے ہیں ”یہاں یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ حق تعالیٰ کا عذاب دشمنان حق و صداقت پر جلدی نہیں آیا کرتا بلکہ رحمن و رحیم خدا ان کو مہلت اور ڈھیل دیتا ہے اور بے حیا کی عمر کی رسّی دراز کرتا ہے“ (زمیندار ۳ر جون ۱۹۳۶ء) اسی قانون الٰہی کے مطابق مولوی صاحب کی رسی دراز ہو رہی ہے۔

علماء کے فتوے

ہمارے مخالف یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے علماء نے حضرت مرزا صاحب کو کافر کہا ہے۔ اس لئے ہم حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ ان نام نہاد علماء کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو انسانیت کے دائرہ سے خارج قرار دیا ہے اور فرمایا یہ علماء بدترین مخلوق ہیں۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم) مگر رسوائے عالم حاسد سلسلہ مولوی ظفر علی اپنی ۲۸ مئی کی تقریر میں کہتا ہے ”مسلمانوں کو علماء کے فتوے پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔ ..... علماء کے فتووں نے ترکوں اور خانہ خدا پر گولیاں چلوائیں۔ اور وہ کچھ کیا۔ جو ایک سچا مسلمان کسی حالت میں گوارا نہیں کر سکتا“ (دور جدید یکم جون ۱۹۳۶ء)

(نوٹ مجاہد) مولوی ظفر علی صاحب کا یہ اشارہ (کہ وہ کچھ کیا) عطاء اللہ کے اس فعل کی طرف ہے جو بخاری صاحب نے راولپنڈی کی جامع مسجد میں ایک خوبصورت لڑکے سے کیا۔ سیاست ۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۴ء)

ترجمان احرار یا مجاہد اخبار

آٹھ کروڑ کے واحد اجارہ داروں نے جب یہ دعویٰ کیا۔ کہ ہم احمدیت کو دنیا سے مٹا دیں گے۔ اور ان کا نام لیوا دنیا میں کوئی نہیں رہے گا۔ اور آلو و گوبھی کے سجادہ نشینوں نے پیشگوئیاں شائع کرنی شروع کر دیں۔ ادھر خدا تعالیٰ نے احرار کو ان کے اس دعویٰ میں (کہ ہم آٹھ کروڑ کے واحد اجارہ دار ہیں) آزمانے کے لئے کہ یہ کہاں تک سچے ہیں۔ اور واقعی لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں آزمایا۔ چنانچہ ان کے اخبار سے دو ہزار روپے کی ضمانت جب طلب کی گئی۔ تو احرار کے پے در پے اعلان کرنے کے بعد جو رقم وصول ہوئی۔ وہ ۳۲۴/۱۱/- تھے۔ آخر ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء کو ان کا اخبار بند ہو گیا۔ اور آج ۵ تک بند ہے۔ کاش کہ مخالفین احمدیت اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔

گاگا اور جماعت احمدیہ

مسٹر گاگا جب اسمبلی کے ممبر ہوئے۔ تو احرار کی تعمیل کرتے ہوئے اسمبلی میں یہ پیش کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فلاں فلاں کتاب ضبط کی جائے۔ پہلی شکست تو گاگا صاحب کو اس وقت ہوئی جبکہ صدر اسمبلی نے۔ اس بات کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ اور دوسری ذلت اور رسوائی اس طرح ہوئی۔ کہ پہلے ان کا باپ۔ پھر ان کا بھائی اور آخر میں خود مسٹر گاگا بھی آج جیل کی تاریک و تار کوٹھڑی میں بند ہیں۔ گھر نیلام ہو چکے ہیں مخالفین کی ناکامی اور احمدیت کی ترقی کا نظارہ آج انی مھین من اراد اھانتک کے الفاظ میں پورا ہو رہا ہے۔ کاش کہ مسٹر گاگا آج بھی توبہ کر کے جماعت احمدیہ کے پاک گروہ میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ کے اس عذاب سے رہائی پائیں۔

دعا کو مباہلہ کہتے ہیں

عبداللہ معمار کہا کرتا ہے۔ کہ اشتہار ”آخری فیصلہ“ دعا ہے۔ جیسا کہ ۲۶ر جون ۱۹۳۶ء کے اہلحدیث میں لکھا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ نے اس کو مباہلہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء و دسمبر ۱۹۰۷ء و اہلحدیث ۱۹ر جون ۱۹۰۸ء میں اس کو مباہلہ ہی تسلیم کیا ہے۔ اور ۲۳ر نومبر ۱۹۳۵ء کے ایک اشتہار میں لکھتے ہیں۔

”فریقین اپنے کسی نزاع کا فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہیں۔ اسلامی اصطلاح میں اس کا نام مباہلہ ہے“

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی اشتہار میں فرمایا ہے کہ محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے“ پس یہ یکطرفہ دعا نہیں بلکہ دعا مباہلہ تھی۔ جس کو ثناء اللہ نے نامنظور کر کے ٹالدیا۔ اور مباہلہ نہ ہوا۔

وصیت نمبر ۳۶۳

منکہ محمد عبدالحی ولد شیخ حسن صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاک خانہ خاص تحصیل خاص ضلع گلبرگہ شریف (علاقہ دکن) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ر جون ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں اپنے والد صاحب کے زیر پرورش ہوں۔ جس کی طرف سے مجھے عـــہ پندرہ روپیہ بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ وارث ہو گی۔ یہ کلمات بطور وصیت لکھ دیئے ہیں۔ کہ سند رہے۔ اور بوقت ضرورت کام آئے:

العبد۔ عبدالحی : گواہ شد۔ احمد حسن : گواہ شد۔ محمد لقمان ولد سلیمان۔

نوٹس

جن احباب کے ذمہ فاروق کا چندہ واجب ہے یا بقایا نکلتا ہے وہ جلد مجلس مشاورت پر ارسال کر دیں۔ یا اطلاع دیں۔ کہ کب ارسال کریں گے۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیّتیں!

نمبر ۴۵۶۸ منکہ زینب بیگم زوجہ اللہ دین رنگریز قوم
شیخ پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال۔ تاریخ بیعت
پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان
تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت نہ کوئی ماہوار آمد ہے
اور نہ کوئی جائداد ہے۔ صرف تین سو روپیہ مہر بذمہ
شوہر خود ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں
کہ تین سو روپیہ زر مہر کے دسویں حصہ کی مالک صدر
انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر بعد وفات میرا کوئی
ترکہ ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن
احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد۔ نشان انگوٹھا زینب بیگم اہلیہ اللہ دین
رنگریز محلہ ناصر آباد قادیان ضلع گورداسپور
گواہ شد۔ اللہ دین رنگریز شوہر موصیہ۔
گواہ شد۔ عبد اللطیف گجراتی ساکن محلہ ناصر آباد

نمبر ۴۶۱۵ منکہ حافظ محمد طیب اللہ ولد
مولوی صفی اللہ صاحب مرحوم
قوم قریشی پیشہ زمینداری۔ عمر ۵۹ سال۔ تاریخ
بیعت ۱۹۱۴ء ساکن بھرت پور ڈاک خانہ بھرت پور
تحصیل کاندہی ضلع مرشد آباد بنگال۔ بقائمی ہوش
و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
محمد طیب اللہ قریشی صدیقی اس وقت میری
جائداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ آٹھ
زمین جس کی پیداوار آمد سالانہ تخمیناً ایک سو روپیہ
ہے۔ علاوہ اس کے دیگر توضیح سے جو خزانہ
شرکاء کے ساتھ ہے وہ ۳۶ روپیہ وایک مکان کا
ہے جس کی قیمت ایک سو روپیہ ہوگی۔ اس پر میری
گزر اوقات ہے۔ اس کے آٹھویں حصہ آمد کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تا زیست
بمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔
اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں ہے۔ اگر اس کے
بعد آمدنی ثابت ہو تو اس کی بھی آٹھویں حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری پدری خریدہ
کل جائداد کی قیمت بازاری نرخ پر کل قیمت ۱۳۵۰
روپیہ ہے۔ جس کے آٹھویں حصہ وصیت کردہ کی
قیمت ۱۶۸-۱۲ ایک سو اٹھاسٹھ روپیہ بارہ
آنہ ہے۔ ازاں مبلغ صہ آج وصیت نامہ کے
ساتھ محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بھیجتا ہوں۔ باقی
وصیت کردہ کل روپیہ اپنے حین حیات میں فروخت
جائداد سے ادا کر سکوں۔ اس کی توفیق خدا سے چاہتا
ہوں۔ اے مالک تو اس امید اور آرزو کو پورا کر
آمین۔ وصیت نامہ ہذا کو باہوش و تندرستی و رضا و
رغبت بہ تمنائے دلی سے تحریر کر کے خدا سے قبولیت
کی امید رکھتا ہوں۔
الموصی۔ محمد طیب اللہ احمدی قریشی بقلم خود۔
گواہ شد۔ محمد قاصد احمدی پوسٹ بھرت پور ضلع مرشد آباد
گواہ شد۔ واصفہ خاتون احمدی خواہر حقیقی موصی۔
غلام احمد احمدی بہرتپور مرشد آباد کے لئے ایم وحید الحق۔ بہرتپور۔

نمبر ۴۴۸۴ منکہ محمد اکرم خان ولد محمد خان
صاحب قوم جٹ پیشہ
کاشت کاری عمر ۲۵/۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی
احمدی ساکن چک چہور چک ۱۱۷ ڈاک خانہ
سانگلہ ہل تحصیل و ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۹ء حسب
ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد
ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان
ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد
خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا
حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی
جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یعنی موضع چک
۱۱۷ میں دو مربعہ اراضی نہری جس کا رقبہ ۵۰ گھماؤں
ہے۔ اور ساڑھے تین گھماؤں اسی سال اسی موضع
میں خریدی ہے۔ اور مبلغ ۵۰۰/- روپیہ کے
عوض نصف مربعہ اراضی نہری ہم نے گروی لی ہوئی
ہے۔ اور ایک مربع اراضی نہری زیر شرائط تحچرال
سرکار سے بطور ملا ہوا ہے۔ مگر ابھی خچر والے
مربعہ کا مالکانہ حقوق مجھے حاصل نہیں ہے۔ اس
جائداد مندرجہ بالا کے ہم چار بھائی جو یہ ہیں۔ محمد اکرم خان
نبی احمد سید احمد سوداحمد کے مستحق ہیں۔ یعنی میں
مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں نیز مجھے مبلغ
۳۰۰/- روپیہ سالانہ سرکار سے فیس نمبرداری ملتی ہے میں
یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بھی یعنی مبلغ
تیس ۳۰ روپے سالانہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن
احمدیہ کرتا رہوں گا۔ فقط والسلام
العبد۔ محمد اکرم خان نمبردار چہور چک ۱۱۷
گواہ شد۔ منظور حسین بقلم خود چک چہور ۱۱۷
رکھ برانچ ڈاکخانہ سانگلہ ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ غلام مصطفیٰ پہاڑ نگ نمبر ۱۲۶
رکھ برانچ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور۔

نمبر ۴۶۱۶ منکہ محمد سعید سلیم ولد سید امیر حسین صاحب
قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی
احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع
گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۷ ستمبر ۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰
حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری جائداد
اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد سترہ روپیہ
ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر
انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ العبد۔ سید محمد سعید سلیم بقلم خود
گواہ شد۔ فضل حسین مینجر بکڈپو قادیان
گواہ شد۔ Ha. Yusaf Zai

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۲۹۰ منکہ محمد ابراہیم عابد ولد میاں محمد الدین قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۱ء ساکن ڈسکہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت قریباً چوبیس روپیہ ہے۔ میں تازیست انشاء اللہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصیت کی مد میں ادا کرکے رسید حاصل کر لوں۔ اس قدر روپیہ منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

العبد۔ بقلم خود محمد ابراہیم عابد ولد میاں محمد دین منیجر سنگر سیونگ مشین کمپنی وزیر آباد۔

گواہ شد۔ فضل الدین سکرٹری انجمن احمدیہ وزیر آباد بقلم خود۔

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل دیال گڑھی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال وزیر آباد۔

نمبر ۶۲۶۰ منکہ مولا بخش ولد شہاب الدین مرحوم قوم ارائیں (مہر) پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک نمبر ۲۷ الف۔ ڈاکخانہ کا چھیلہ تحصیل جیمس آباد ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد ایک بلاک اراضی یعنی ۱۶ گھماؤں زمین نہری واقعہ دیہہ نمبر ۲/A المعروف سکنہ موضع مہر محمد لوٹا میں ہے جو کہ ۳ ایکٹ کے ماتحت مجھے ملی ہوئی ہے۔ جس کو میں بیع۔ گرو نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کی کاشت کھا سکتا ہوں۔ میں اوسط آمد سالانہ ۱۶۰ اور ۲۰۰ کے مابین حاصل کر رہا ہوں۔ لہذا میں اپنی کل آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ ہمیشہ باقاعدہ اپنی کل آمد کا ۱/۱۰ حصہ باخذ رسید داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور آمد یا جائداد میرے قبضہ میں آئے گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی حصہ جائداد داخل خزانہ نہ کر سکوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا۔ کہ میرے وارثوں سے وہ وصول کرلے۔

العبد۔ نشان انگوٹھا مولا بخش موصی پسر شہاب الدین۔ ساکن دیہہ نمبر ۲۷ الف کا چھیلہ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ بقلم خود مہر الدین ولد امام الدین ساکن چک نمبر ۲۷ الف کا چھیلہ ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد۔ محمد صالح علوی مبلغ سندھ بقلم خود اصل سکونتی محلہ دارالبرکات قادیان۔

گواہ شد۔ غلام محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک نمبر ۲۷ الف ڈاکخانہ کا چھیلہ ضلع تھرپارکر سندھ

نمبر ۶۰۵۰ منکہ ملک عبد اللہ خان ولد ملک ستار محمد خان صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ڈاکخانہ خاص تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری مقبوضہ کوئی جائداد فی الحال نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ ویسے میرا حصہ اس جائداد میں ۱/۴ ہے۔

(۴) میرا گذارہ صرف میری تنخواہ پر ہے جو -/۸۷ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔

العبد۔ ملک عبد اللہ خان اعوان آف دوالمیال حال کلرک برما آئل فیلڈز یینانگ (برما) گواہ شد احمد خان نسیم مولوی فاضل مبلغ برما۔ گواہ شد شیخ حمید احمد کلرک۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ یینانگ (برما)

کمزوروں اور بوڑھوں کے لئے

آب حیات ہے

امرت بوٹی ہر قسم کی کمی اور مردانہ کمزوری کے لئے اکسیر اعظم ہے جس کی قدر و قیمت استعمال کرنے کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ دل دھڑکتا ہو۔ خون کی کمی ہو۔ چہرہ کا رنگ زرد اور پژمردہ سا ہو گیا ہو۔ سانس پھولتا ہو۔ جریان کی وجہ سے کمر میں درد رہتا ہو۔ قوت مردانہ پانی کی طرح رقیق اور بہتی ہو۔ احتلام کی کثرت اور سرعت کی بیماری لگ چکی ہو۔ جگر کام نہ کرتا ہو۔ قوت ہاضمہ خراب اور بھوک کے نہ لگنے کی ہر دم شکایت رہتی ہو۔ تو اس اکسیر حیات امرت بوٹی کو حاصل کریں۔ قیمت ۲۱ روزہ معہ امرت رس کے عہ

محافظ دندان

پائیریا ایک خوفناک مرض ہے۔ طبیب۔ ڈاکٹروں کو ہی معلوم ہے کہ جب یہ مرض بگڑ جاتا ہے۔ تو کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس مرض کے جراثیم کو ہلاک کرنے اور صفائی کرنے مسوڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے چار ادویات حاصل کریں۔ پائیریس پوڈر ۱۔ ۲ پائیرس کریم۔ پائیرس لوشن جملہ قیمت ہر چہار ادویات کا بکس عہ

ملنے کا پتہ

فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام چودھری عطاء اللہ خان مولوی فاضل پرنٹر کے چھپوا کر میر قاسم علی ایڈیٹر و پبلشر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)